خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 26 اپریل 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 94 بدھ -25 ذیقعدہ -1415ھ' 26 شہادت 1374ھش' 26 اپریل 1995ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ضروری امر یہ ہے کہ پہلے یہ سمجھ لے کہ تقویٰ کیا چیز ہے اور کیونکر حاصل ہوتا ہے۔ تقویٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے کہ گناہ کے کنارہ تک نہ پہنچے۔ اور پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے بلکہ ایسی دعا کرے جو اس کا حق ہے کہ گداز ہو جاوے' بیٹھ کر' سجدہ میں' رکوع میں' قیام میں اور تہجد میں۔ غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دعا میں لگا رہے کہ اللہ تعالیٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے کہ انسان گناہ اور معصیت سے محفوظ اور معصوم ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں راست باز اور صادق ٹھہر جاوے۔

لیکن یہ نعمت نہ تو نری تدبیر سے حاصل ہوتی ہے اور نہ نری دعا سے بلکہ یہ دعا اور تدبیر دونوں کے کامل اتحاد سے حاصل ہو سکتی ہے جو شخص نری دعا ہی کرتا ہے اور تدبیر نہیں کرتا وہ شخص گناہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو آزماتا ہے ایسا ہی جو نری تدبیر کرتا ہے اور دعا نہیں کرتا وہ بھی شوخی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے استغنا ظاہر کرکے اپنی تجویز اور تدبیر اور زورِ بازو سے نیکی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۶۹)

حقیقی اصلاح محبت سے ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پس ہمیشہ اپنے معاملات پر غور کرو کہ آیا وہ غلط تو نہیں یا ان کے ذرائع تو غلط نہیں۔ اگر کوئی خیال اپنی ذات میں موجب فساد ہے۔ تو اس کو چھوڑ دو۔ اور اگر خیال صحیح ہے۔ مگر ذرائع ٹھیک نہیں تو ان کو درست کرو۔

اگر کسی کا قصور ہے تو اس کو بتاؤ۔ یہ نہیں کہ قصور زید کا ہو۔ اور بکر کو جس کا کوئی تعلق نہیں بتایا جائے۔ اگر کسی محکمہ میں ہو اور اس میں تمہارے نزدیک کوئی خرابی ہے۔ تو جائز ذریعہ سے اس کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور ان لوگوں کو توجہ دلاؤ۔ جو اس کو دور کر سکتے ہیں۔

اگر وہ توجہ کریں تو فبہا۔ ورنہ اگر تم کو اس صیغہ کے حکام بالا سے کہنے کا اختیار ہے۔ تو تحریراً کہو اور اگر کہنے کا حق نہیں۔ تو خاموش رہو۔ اور اس معاملہ کو خدا پر چھوڑ دو۔ اگر وہ لوگ غلطی کی دانستہ اصلاح نہیں کرتے۔ تو خدا ان کو خود درست کر دے گا۔ مگر تم اپنے افعال سے فساد کا باعث نہ بنو۔ کیونکہ جب ایسی حالت ہو کہ تمہاری کوئی نہ سنے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اس وقت اللہ کے حضور گر پڑو۔ اور خوف اور طمع سے اس سے دعا کرو۔ اگر تم محسن ہو تو تمہارا کام اور خیال ضائع نہ ہو گا کیونکہ (-) اللہ کی رحمت محسنوں کے قریب تر ہے۔

پس قانون کی پوری پابندی کرو۔ اور امن کے ساتھ اصلاح کرو۔ اگر تمہیں حق ہے۔ پھر تم کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ جو شخص اس سلسلہ کو اپنے کسی رویہ سے فتنہ میں ڈالنا چاہے گا۔ وہ کامیاب نہ ہو گا۔ تم جب اصلاح کرنا چاہو۔ تو پہلے نفس کی اصلاح کرو بعد میں دوسروں کی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔

اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ اپنے ذمہ کے کاموں کو سمجھو اور ان کی اہمیت کو معلوم کرو۔ سب سے بڑا کام اتفاق ہے۔ اس کو نہ توڑو اور اصلاح محبت سے کرو۔ کیونکہ حقیقی اصلاح محبت سے ہی ہوتی ہے۔ اگر ہم میں فتنہ ہو تو پھر دنیا کی اصلاح کی امید نہیں۔

(از خطبہ ۱۰۔ ستمبر ۱۹۲۱ء)

جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ایک غلطی کی تصحیح

(معذرت کے ساتھ)

الفضل میں ہومیو پیتھی کلاسوں کی رپورٹنگ میں یہ تاثر شائع ہوا ہے کہ گویا ہومیو پیتھی دوا سلیشیا ایڈز کا حتمی علاج ہے۔ یہ تاثر غلط ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بھی اس قسم کی بات ارشاد نہیں فرمائی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۹۵ء کو ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۷۷ میں سلیشیا پڑھاتے ہوئے فرمایا سب سے پہلے یہ بات بیان کرنا چاہتا ہوں کہ الفضل میں سلیشیا کا عنوان لگایا گیا ہے جو اصل بات کے بالکل برعکس ہے۔ اب تک چھ ایسے کیسز ہیں جن کے بارے میں یقینی علم ہے کہ ان کو سلیشیا دینے سے شفا ہو گئی لیکن ڈاکٹری کے میدان میں چھ مریضوں کی کامیابی سے کوئی دعویٰ کرنا درست نہیں ہوتا۔ کئی بیماریاں ہوتی ہیں ان کے کئی اثرات ہوتے ہیں۔ کئی علاقے ہوتے ہیں جن میں مختلف باتیں سامنے آتی ہیں۔ اس لئے جب تک اس بارے میں وسیع تجربہ نہ کر لیا جائے اس کا قطعی طور پر ذکر کرنا درست نہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس کے بالکل برعکس الفضل میں یہ اعلان کرنا کہ سلیشیا ایڈز کا سو فیصد علاج ہے یہ بات ریسرچ کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ اور میری طرف منسوب کرکے اس بات کا اعلان کرنا بالکل غلط ہے۔ دنیا کو اس سے غلط تاثر ملتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا الفضل اس کی فوری تردید کرے اور قارئین سے معافی مانگیں۔ میں نے یہ کہا ہی نہیں تھا۔ اب تک چھ کیسز ہیں جن کو سلیشیا دی گئی ان کو شفا ہو گئی اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایڈز کا علاج مل گیا ہے جب تک مختلف مراحل میں مختلف جگہ سے علاج نہ کرا لیا جائے اس وقت تک کوئی دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا جن کا علاج کیا گیا ہے ان میں سے دو کے متعلق تو ایلو پیتھک ڈاکٹروں نے سرٹیفکیٹ دے دیا ہے کہ ان میں ایڈز کا نشان بھی نہیں رہا۔ باقی کے متعلق یہ رپورٹ ہے کہ حالت بہتر ہے۔ لیکن ایڈز بے اثر ہو گئی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا لیکن ان سب باتوں سے کوئی قطعی بات بیان کرنا درست نہیں ہے۔

ادارہ الفضل اس فروگذاشت پر معذرت کا اظہار کرتا ہے۔

نکاح

○ مکرم مشہود احمد صاحب بھٹی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ابن مکرم کرم دین صاحب بشیر صدر جماعت احمدیہ شمس آباد ضلع قصور کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرم امتہ المومن صاحبہ بنت مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ربوہ بعوض بیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں مورخہ ۹۵-۴-۲۲ کو بعد عصر پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۶- شہادت ۱۳۷۴ ہش ۲۶ - اپریل ۱۹۹۵ء

احسان اور شکر

اگرچہ لوگ اوپرے دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان کے دل میں شکریہ کے جذبات نہ پیدا ہوں اس وقت تک شکریہ کوئی معنی نہیں رکھتا' شکریہ دراصل انسان کے ان دلی جذبات کا اظہار ہے جو وہ کسی کے احسان کرنے پر کرتا ہے۔ وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ کسی نے اس کے لئے کوئی اچھی بات کہی ہے یا اچھا کام کیا ہے۔ تو اس کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کا شکریہ ادا کرے۔ اس طرح شکریہ کا ادا کرنا حقیقی شکریہ کہلا سکتا ہے۔ لیکن احسان کا احساس بھی نہ ہو اور یونہی چلتے پھرتے شکریہ کے الفاظ استعمال کر دیئے جائیں تو اسے شکریہ نہیں کہا جا سکتا اور جہاں تک احسانوں کا تعلق ہے کون ایسا شخص ہے جس پر خدا تعالیٰ کے احسان نہیں۔ انسان چاہے کسی ہی حالت میں سے گزر رہا ہو۔ اس پر کسی نہ کسی طرح اللہ تعالیٰ کا احسان ضرور ہوتا ہے اور وہ اپنے حالات پر غور کرے تو یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ اس کی حالت اگر خراب ہے تو اس سے بھی زیادہ خراب ہو سکتی تھی۔ گویا کہ وہ محسوس کر لے گا کہ اسے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے اگرچہ ہر شخص کو خدا تعالیٰ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہئے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن پر خدا کے فضلوں اور احسانوں کی دوسروں سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں پر خاص طور پر یہ واجب ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جھولی انعامات سے بھر دیتا ہے قدم قدم پر ان کی رہنمائی کرتا ہے لمحہ لمحہ انہیں اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہے۔ پھر وہ شکر کیوں نہ ادا کریں۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہ کریں تو وہ اس سے بہت دور جا گرتے ہیں اور ان کے لئے یہ بات ایک سزا کا رنگ رکھتی ہے اور احمدیہ جماعت پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سامنے رکھیں تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کی جھولیاں اللہ تعالیٰ نے انعامات سے بھر دی ہیں۔ قدم قدم پر وہ ہماری جماعت کی رہنمائی کرتا ہے اور لمحہ لمحہ ہمیں اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے اور ہمارے دل اس کی حمد اور اس کے شکر سے بھر جاتے ہیں ہم نے اپنا سفر کہاں سے شروع کیا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم کہاں پہنچ گئے ہیں۔ یہ بات نہ صرف ہم پر عیاں ہے بلکہ دیگر لوگ جو جماعت میں شامل نہیں ہیں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں اور دنیا کے مختلف خطوں میں بستے ہیں وہ بھی ایسے ہی جذبات اور خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ پس ہمارے لئے یہ بات واجب ہے کہ ہم ہر دوسرے شخص سے زیادہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں ہم میں سے کوئی فرد بھی ایسا نہ ہو جو یہ شکر نہ ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے دور جا گرے اور جس کے لئے انعام کی بجائے سزا کا رنگ پیدا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور ہماری جماعت کو اپنے انعامات سے وافر حصہ عطا فرماتا رہے اور ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ہمیشہ اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

علم کی اپچی پیچی سے رہتا ہوں کوسوں دور
میرا کیا ہے میں تو ہوں نادان سا اک مزدور
کس کی جانب آنکھ اٹھاؤں اور دیکھوں تو کیوں
کام اور کام اور کام یہی ہے اپنا تو دستور

ابو الاقبال

شور ہی شور تھا ہنگامہ تھا بیگانوں میں
حشر برپا تھا عجب لوگ تھے انسانوں میں

خون ہی خون تھا بہتا ہوا دریاؤں میں
جس کی خوشبو تھی مہکتی ہوئی ارمانوں میں

شاخ سے کاٹ لئے جانے کا دکھ ہے لیکن
پھول مجبور تھا ہنستا رہا خونخواروں میں

اپنی پہچان کی قیمت تو ادا کرنی تھی
برسرِ دار سہی یا بھرے ایوانوں میں

مل گیا ہے وہی ماحول صدی بعد سہی
جیسے کابل میں کبھی شہر کے بازاروں میں

آج بھی یاد کیا ہے تجھے اپنوں کی طرح
ہم نہ بھولیں گے تجھے دیس کے ہنگاموں میں

سید احمد حسین بخاری

ہفت روزہ الفضل
انٹرنیشنل-لندن

○ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل بڑی باقاعدگی کے ساتھ ہر جمعہ کو لندن سے شائع ہوتا ہے۔ کمپیوٹر کی خوبصورت کتابت۔ آفسٹ طباعت کے ۱۶ بڑے صفحات پر مشتمل اس پرچہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے روح پرور اور علمی خطبات کا مکمل متن' حضرت صاحب کی دینی مصروفیات اور تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کی مساعی پر مشتمل رپورٹس کے علاوہ عصر حاضر کے مسائل پر جاندار تبصرے شائع ہوتے ہیں۔ پاکستان کے لئے اس کا سالانہ چندہ ۳۶ پاؤنڈ سٹرلنگ مقرر ہوا ہے۔
جو احباب اس کے خریدار بننا چاہتے ہوں وہ ۳۶ پاؤنڈ یا مبلغ انیس سو روپے اور انگریزی الفاظ میں اپنا مکمل ڈاک کا پتہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام بھجوائیں۔
(ناظر اشاعت)

عطیات برائے مریضان

فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

لہذا مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

☆ "کسی کو اچھا دیکھ کر انہیں (یعنی واقفین نو) کو تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ تکلیف ضرور محسوس کریں"۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

عاشقاں در عظمتِ مولیٰ فنا
غرقۂ دریائے توحید از وفا!

عاشق مولیٰ کی عظمت میں فنا ہیں۔ اور وفاداری کی وجہ سے دریائے توحید میں غرق ہیں

کین و مہرِ شاں ہمہ بہرِ خداست
قہرِ شاں گر ہست آں قہرِ خداست

ان کی دشمنی اور دوستی سب خدا کے لئے ہے۔ اگر ان کو غصہ بھی آتا ہے تو وہ خدا ہی کا غصہ ہے۔

آنکہ در عشقِ اَحد محو و فناست
ہرچہ زو آید ز ذاتِ کبریاست

جو خدا کے عشق میں فانی اور محو ہے جو کچھ بھی اس سے ظاہر ہوتا ہے وہ ذات کبریا ہی کی طرف سے ہے

فانی است و تیر اُو تیرِ حق است
صیدِ اُو دراصل نخچیرِ حق است

وہ فانی ہے اور اس کا تیر خدا کا تیر ہے اور اس کا شکار دراصل خدا کا شکار ہے

آنچہ مے باشد خدارا از صفات
خود دمد در فانیاں آں پاک ذات

خدا تعالیٰ کی جو صفات ہیں وہ پاک ذات ان صفات کو فانی فی اللہ لوگوں میں خود پھونک دیتا ہے

خوئے حق گردد در ایشاں آشکار
از جمال و از جلالِ کردگار

خدا کی صفات ان سے ظاہر ہونے لگتی ہیں خواہ وہ جمالی ہوں یا جلالی

لطفِ شاں لطفِ خدا ہم قہرِ شاں
قہرِ حق گردد نہ ہمچوں دیگراں!

ان کا لطف خدا کا لطف ہے اور ان کا قہر خدا کا قہر ہو جاتا ہے دوسروں کی طرح ان کا معاملہ نہیں ہے

فانیاں ہستند از خود دُور تر
چوں ملایک کارکن از داد گر!

یہ فانی لوگ اپنی خودی سے بالکل دور ہیں وہ فرشتوں کی طرح خدائے منصف کے کارندے ہیں

گر فرشتہ قبضِ جانے مے کند
یا کرم بر ناتوانے مے کند

اگر فرشتہ کسی کی جان نکالتا ہے یا کسی کمزور پر مہربانی کرتا ہے

ایں ہمہ سختی و نرمی از خداست
اُو زِ خواہشہائے نفسِ خود جداست

تو یہ سختی اور نرمی خدا ہی طرف سے ہوتی ہے۔ فرشتہ تو اپنی نفسانی خواہشوں سے بالکل الگ ہے

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی محبت کرنے والوں کی خصوصیات بیان فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ سے حقیقی محبت کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت میں فانی کا مقام رکھتا ہے اور اپنی وفاداری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی توحید کے دریا میں گویا غرق ہو چکا ہوتا ہے ایسے شخص کی ساری زندگی خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو مد نظر رکھتے ہوئے گزرتی ہے۔ اگر وہ کسی سے دشمنی کرتا ہے تو وہ بھی خدا کے لئے۔ حتیٰ کہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر ایسے شخص کو غصہ آتا ہے تو وہ دراصل خدا تعالیٰ کے غصے ہی کا عکس ہوتا ہے جو کچھ بھی وہ کرتا ہے یعنی اس کی زندگی کے قول اور فعل سے اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ میں اس قدر اپنے آپ کو فنا کر دیتا ہے کہ اگر وہ کسی کو شکار کرتا ہے تو دراصل خدا ہی شکار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات ایسے شخص میں اتنی نمایاں ہو جاتی ہیں کہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی ان صفات کے متعلق حصہ ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ وہ صفات چاہے جلالی ہوں یا جمالی۔ ان کا عکس دوسرے لوگوں پر پڑتا ہے۔ اگر ایسا شخص کسی سے محبت کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے اور کسی پر وہ ناراضگی کا اظہار کرتا ہے تو یہ ناراضگی بھی گویا کہ خدا تعالیٰ ہی کی ناراضگی ہوتی ہے۔ دوسرے لوگوں سے اس کا معاملہ بالکل مختلف ہوتا ہے۔ ایسا شخص اور اس قسم کے تمام لوگ اپنی خودی اور اپنی انا کو بالکل ختم کر دیتے ہیں۔ اور حقیقتاً اگر دیکھا جائے تو ایسے لگتا ہے کہ وہ فرشتوں کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ گویا کہ ان میں اور فرشتوں میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ کیونکہ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر فرشتہ کسی کی جان نکالتا ہے یا کسی شخص پر مہربانی کا اظہار کرتا ہے تو ایسا فرشتے کی اپنی خواہش سے نہیں ہوتا بلکہ دراصل وہ خدا ہی کے حکم کی بجا آوری میں ایسا کرتا ہے۔ ان تمام اشعار سے اللہ تعالیٰ کے عاشق صادق کی صفات کا ہمیں پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی محبت عطا کرے اور ہمیں اپنا عاشق صادق بنا لے اور یہ تمام باتیں جو یہاں بیان کی گئی ہیں وہ ہمارے وجود سے ظاہر ہونے لگیں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر

مال کے متعلق احتیاط

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اپنی ایک تصنیف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی سیرت و سوانح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور ... ۔ بخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔ آپ نے ایک طویل حدیث میں تمام واقعہ ہجرت مفصل بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتی ہیں:۔

ترجمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں کچھ دن ٹھہرے۔ دس دن سے کچھ اوپر اور اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی نسبت قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔ اور اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر آپؐ اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ اور آپؐ کے ساتھ لوگ پیادہ چلنے لگے۔ آپؐ کی اونٹنی چلتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ کے اس مقام پر پہنچ کر بیٹھ گئی۔ جہاں بعد میں مسجد نبوی تیار کی گئی۔ اور اس وقت وہاں مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس مقام پر کھجوریں سکھائی جاتی تھیں۔ جو دو یتیم لڑکوں کا تھا۔ جن کا نام سہیل احمد اور سہل تھا۔ اور جو سعد بن زرارہ کی ولایت میں پلتے تھے۔ جب یہاں آپؐ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ انشاء اللہ یہاں ہی ٹھہریں گے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں لڑکوں کو بلوایا۔ اور ان سے چاہا۔ کہ اس جگہ کی قیمت طے کر کے انہیں قیمت دے دیں۔ تاکہ مسجد بنائیں۔ اور دونوں لڑکوں نے جواب میں عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ ہم قیمت نہیں لیتے۔ بلکہ آپؐ کو ہبہ کرتے ہیں۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہبہ لینے سے انکار کیا۔ اور آخر قیمت دے کر اس جگہ کو خرید لیا۔

اس حدیث سے ایک بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ مدینہ داخل ہوتے ہی پہلا خیال آپ کو یہی آیا کہ مسجد بنائیں اور پہلے آپؐ نے اس کے لئے کوشش شروع کی۔ اور آپؐ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا جوش تھا۔ اس کا کسی قدر پتہ اس واقعہ سے لگ جاتا ہے۔ دوسرے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ معاملات میں کیسے محتاط تھے۔

اہل مدینہ نے بار بار درخواست کر کے آپ کو بلوایا تھا۔ اور خود جا جا کر عرض کی تھی کہ آپؐ ہمارے شہر میں تشریف لائیں۔ اور ہم آپ کو اپنے سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ اور جان و مال سے آپؐ کی خدمت کریں گے۔ اور جہاں تک ہماری طاقت ہو گی۔ آپؐ کو آرام پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ غرض کہ بار بار کی درخواستوں اور اصرار کے بعد آپؐ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت تشریف لائے۔ اور مدینہ والوں کا فرض تھا کہ آپؐ کو جگہ دیتے۔ اور حق مہمان نوازی ادا کرتے۔ اور مسجد بھی تیار کراتے۔ اور آپؐ کی رہائش کے لئے بھی مکان کا بندوبست کرتے۔ اور وہ لوگ حق کو سمجھتے بھی تھے۔ اور ہر طرح خدمت کے لئے حاضر تھے۔ مگر چونکہ آپؐ کے تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد تھے۔ اور ہر ایک فعل میں آپؐ اسی پر اتکال کرتے تھے۔ اس لئے آپؐ

باقی صفحہ ۷ پر

امتہ الباسط ایاز- لندن

ان کے' آپ کے اور ہمارے نام

عنوان سے یہ مطلب نہیں کہ میں ابھی ایک خط ان کے' آپ کے اور اپنے نام لکھنے لگی ہوں نہیں...

بلکہ میرے دل میں یہ خیال آیا ہے کہ میں یہ جانوں یا بتاؤں کہ ناموں میں کیا رکھا ہے؟ ہم نام کیوں رکھتے ہیں؟ اگر نام نہ ہوتے تو کیا کرتے اور اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ نام ہی سے تو کسی کی پہچان ہوتی ہے اور پتہ چلتا ہے اور کسی کو پکارا جاتا ہے۔ پھر آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ نام روشن کر دیا لیکن اگر کسی کا نام ہی روشن بی بی یا چراغ دین ہوا تو وہ تو پہلے ہی روشن ہوا مزید کیا روشنائی کرے گا؟۔ یہ تھی وہ گفتگو جو چند سہیلیاں کرکے کھلکھلا کر ہنس پڑیں چونکہ یہ محفل ذوق تھی طرح طرح کے ناموں پر قہقہہ اٹھتا تھا مگر میں ایک طرف بیٹھی سب کچھ سن رہی تھی سوچا کہ اب آئندہ میں اسی عنوان سے کچھ لکھوں گی۔ تو کبھی کبھار دیکھنے اور سننے میں بھی آ ہی گیا ہو گا کہ فلاں کے والد یا والدہ اور بھائی کا بھی وہی نام ہے جو آپ کے یا ان کے والد صاحب اور والدہ اور بھائی جان کا ہے اس سے بھی ایک قسم کا نام کی طرف راغب ہونا یا منسوب ہونا اچھا لگتا ہے اور پیار میں تعلقات بھی استوار ہونے لگتے ہیں کبھی کبھی کچھ ملتے جلتے نام بھی بھلے معلوم ہوتے ہیں مثلاً ایک بہن کا نام نصرت ہے تو دوسری کا ندرت رکھا۔ تو ایسے بھی ہوا کہ بہنوں میں جھگڑا تو مشہور ہے کہ کئی بہانوں سے ہو جاتا ہے اگر نصرت نے یہ نظم بڑے فخر سے خوش ہو کر یاد کی کہ یہ میرے نام سے لکھی گئی ہے "کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو" اس پر ندرت نے ناراض ہو کر اپنی امی سے یہ شکایت کر کے رونا شروع کر دیا کہ نہیں یہ نظم یوں ہونی چاہئے "کبھی ندرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو" یہ تو اس ننھی معصوم بچی کی معصومیت تھی جس پر امی کو بھی پیار آگیا اور ناموں کے معنے سمجھا کر خوش کر دیا۔ اس بات سے تو آپ کو ان کو اور ہمیں انکار نہیں کہ نام رکھنے کتنے ضروری ہیں۔ اگر نام نہ ہوتے تو بغیر نام کے کیسے پتہ چلتا کہ وہ کون ہے؟ کیسے بلاتے' کیسے بات کرتے اور جب مخاطب کرنا ہوتا تو کیا صرف یہ کہتے کہ بھائی یہ سنو یا بہن ادھر آؤ یہ کام ہے ارے دائیں طرف کے ہمسائے ادھر آؤ یا بائیں طرف والے ہمسائے ذرا فون تو کرو چور گھس آیا ہے وغیرہ وغیرہ گویا سبھی یہ تو جان گئے کہ نام تو ضرور رکھنے ہی پڑتے ہیں۔ میں نے اپنی سہیلیوں کو کہا کہ دراصل نام رکھنے یا نہ رکھنے والی بات نہیں اللہ میاں نے خود اپنی کتاب پاک قران کریم میں آدم کو اسماء سکھائے۔ خود اللہ میاں کے اپنے نام ہیں جو تمام صفاتی نام ہیں اور نہایت پیارے نام ہیں۔ اور ہاں ہم بھی تو انہی ناموں پر اپنے بچوں اور بچیوں کے نام برکت کے لئے رکھتے ہیں مگر وہ اس طرح کہ ادب اور احترام کو ملحوظ رکھ کر عبد اور امتہ کے ساتھ وہی صفاتی نام رکھ دیتے ہیں یہاں آگے چلنے سے قبل میں ارشادات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ میں سے ناموں کے بارہ میں کچھ درج کرنا ضروری سمجھتی ہوں آپ فرماتے ہیں:-

"کسی لڑکی کا نام جنت تھا۔ کسی شخص نے کہا کہ یہ نام اچھا نہیں کیونکہ بعض اوقات انسان آواز مارتا ہے کہ جنت گھر میں ہے؟ اور اگر وہ نہ ہو تو گویا اس سے ظاہر ہے کہ دوزخ ہی ہے یا کسی کا نام برکت ہو اور یہ کہا جائے کہ گھر میں برکت نہیں تو گویا نحوست ہوئی فرمایا۔ "یہ بات نہیں ہے۔ نام رکھنے سے کوئی ہرج نہیں ہوتا اور اگر کوئی کہے کہ برکت اندر نہیں ہے تو مطلب یہ ہے کہ وہ اندر نہیں ہے نہ یہ کہ برکت نہیں ہے یا اگر کہے کہ جنت نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ جنت نہیں ہے اور دوزخ ہے بلکہ یہ کہ وہ انسان اندر نہیں ہے جس کا نام جنت ہے"۔

ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۸۰

یہ ارشادات شاید تمام سہیلیوں کے جھرمٹ نے نہ پڑھے اور سنے تھے مگر ہوا یوں کہ ۱۲۔ نومبر ۱۹۹۲ء کے الفضل ربوہ کے صف اول پر ہی تو درج تھے ادھر یہ بات ناموں کے مذاق پر چل رہی تھی سب نے یک زبان ہو کر کہا عقدہ حل ہو گیا......... اور سب سنجیدہ ہو کر پڑھنے لگیں اور قدرے ندامت بھی محسوس کرنے لگیں کہ ہم کیا خواہ مخواہ روشن اور چراغ کا مذاق بنا رہی تھیں۔

تو گویا یہ بات نہیں ہوتی .... چلیں اب ناموں کا اثر زندگی اور حالات پر کیا سمجھا جاتا ہے اس کا بھی ذکر ہو جائے' کسی نے پوچھا کہ اچھا! یہ بتاؤ کہ نام کا اثر ہوتا ہے یا نہیں مثلاً برکت بی بی نام رکھا کیا ضروری ہے کہ گھر میں برکت ہی آئے گی یا برکت ہی رہے گی بات پوری نہ ہوئی کہ دوسری سہیلی بول اٹھی ہاں ہاں ضرور ایسا ہوتا ہے میری خالہ جان کا نام "بخت بھری" تھا اور وہ ساری عمر بڑی خوشحال اور عیش و عشرت میں رہیں کبھی تنگی نہ دیکھی انہوں نے نہیں! نہیں! تم یہ کہتی ہو ذرا میری بھی سنو کہ ہمارے گھر ایک ماسی کام کرنے آتی تھی جو بے حد غریب اور مظلوم اور دکھی معلوم ہوتی تھیں مجھے ناموں کے مضمون کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھا میں نے جو تم سے وعدہ کر رکھا تھا کہ تمہیں کوئی نئی بتاؤں گی تو سنو اس ماسی سے جب میں نے نام پوچھا تو کہنے لگی بیٹی کیا پوچھتی ہو نام تو میرا "بھاگ بھری" ہے اب تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ اس کی قسمت کے بھاگ بھی اچھے تھے" یہ بات میری سہیلی نے ایک ہی سانس میں کہہ ڈالی...... اور تقریباً اس کی آواز بھرا گئی تھی بے چاری ماسی کے تصور سے جو دن رات محنت کرکے پیٹ کی آگ کو بجھانے کے لئے چند روپے حاصل کرتی تھی .... نہیں ایسا نہ کہو ہو سکتا ہے کہ ماسی کے پیدا ہونے پر اس کے والدین کو برکت ملی ہو ان کے بھاگ کھلے ہوں اور پھر یہ تو جانتی ہو نا کہ نیت کا بھی تو پھل ملتا ہے۔ نیت محض یہ نہ ہو کہ نام رکھ دیا باقی کام اللہ نے کرنے ہیں' انسان کو محنت' کوشش اور پھر سب سے زیادہ دعا بھی کرنا ہوتی ہے نا..... ہاں سچ تم نے بالکل صحیح کہا میں نے بھی کسی کا نام دولت بی بی سنا ہے اس پر پھر ایک بار زوردار قہقہہ سب سہیلیوں نے لگایا......

اچھا تو محض نام رکھ دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ انسان کے اندر اس کا اپنا ایک وجود بھی تو قائم ہوتا ہے جو نام بھی روشن کرتا ہے اور برکت بھی پیدا ہوتی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ کچھ لوگ توہم پرست بھی ہوتے ہیں ناموں کی حقیقت نہیں جانتے ایسے ہی کسی نے کسی عورت کو دکھ تکلیف میں یا بہت مشکلات میں دیکھ کر کہہ ڈالا کہ ہاں حضرت ہاجرہؑ نے بھی کافی تکالیف اٹھائی تھیں تم اپنی بیٹی کا نام ہاجرہ کیوں رکھنا چاہتی ہو یہ بدل دو۔ جو کہ میرے نزدیک ایک غلط خیال یا وہم و جہالت کی وجہ سے ہوا ہو گا یہ بھی ایک سمجھ دار اور نیک عورت نے تردید کرتے ہوئے کہہ دیا وگرنہ ایسی پاکباز اور مبارک ہستیوں کے ناموں کو تو تاریخ میں بار بار دہرانے سے ان کی قربانیوں اور خوبیوں کی یاد میں آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں اور ایسی عظیم قربانیوں کو دیکھ کر ہی تو شاعر نے اس شعر میں ترجمانی کر دی ہے۔

رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ گھس جانے کے بعد
سرخرو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد

بچہ تو معصوم اور بے گناہ پیدا ہوتا ہے ماحول اور والدین کا کردار اور تربیت ہی اس کو اچھا یا برا بناتی ہے۔ نام کے بارے میں وثوق سے یہ کہنا کہ سو فیصدی بچے پر اثر پڑتا ہے آج کی دنیا یہ ماننے کو تیار نہیں ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ناموں کی حقیقت مختلف ہے پولی نیشن لوگوں نے نام اور القاب کے بارے میں کافی سنجیدگی اختیار کر لی ہے کہ بچے اپنا اصلی نام نہیں بدل سکتے' ان کو اپنے آباؤاجداد کے رکھے ہوئے نام کو ہی رکھنا' لکھنا یا بتانا ہوتا ہے مگر ایک نہ ایک مزاحیہ نام اپنے شوق کو پورا کرنے کے لئے ضرور رکھ لیتے ہیں۔ بچے کی پیدائش سے قبل یا بعد میں کسی چیز پر نام رکھ لیتے ہیں Cook Islands کا نام آپ سب نے سنا ہی ہو گا یہ یہاں South Pacific میں بڑا جزیرہ نما ملک ہے کسی باپ کا پہلا بیٹا پیدا ہوا تو نام کیا رکھا" آکا ٹاکا ٹیمو ٹاٹا" اس کا مطلب ہے (Start the Engine) یعنی گاڑی سٹارٹ کرو۔ اور مزے کی بات ان لوگوں کی یہ ہے کہ کوئی ہنستا یا ان ناموں کا مذاق نہیں اڑاتا' چونکہ یہ فیملی کا پہلا بچہ تھا سب نے خوش ہو کر کہا کہ اچھا نام ہے اور حقیقت بھی تو ہے نا۔ یاد رہے ان دنوں میں جزائر فجی سے بھی کوسوں بہت دور ایک ملک "Tavalu Islands" میں ہوں جبھی ان جزائر میں رہنے والے لوگوں کے ناموں کے بارے میں معلومات بالخصوص اکٹھی کر کے احاطۂ تحریر میں لانے کی کوشش کر رہی ہوں' ایک اور ملک "Samoa Islands"... کے ایک اخبار میں خبر چھپی کہ ہسپتال ڈیلیوری کے لئے جا رہے تھے Rush کی وجہ سے دیر لگ گئی اور بچہ گاڑی میں ہی پیدا ہو گیا تو ماں باپ نے اس بچے کو "آسولیا گا" کا نام دے دیا مطلب یہ کہ Bad Day (برا دن) ہے نہ صرف یہی ایک نام سن کر آپ مسکرائیں گے بلکہ کچھ لوگ Sea Cucumber سمندری کھیرا اور "Dog's eye" جیسے نام سن کر کھلکھلا کر ہنس بھی پڑیں.....

بات سے بات چل نکلتی ہے ایک کو تو جلدی راستہ طے کرنے کی تھی دوسرے بچے کو وقت سے قبل پیدا ہونے کی جلدی تھی ایسے بچے کو یہ لوگ اور کوئی نام نہ دے سکے تو یہ رکھ دیا "ٹاٹے آؤ نہ" یعنی (Had To Come Tomorrow) کہ کل آنا تھا مگر آج ہی آگیا ہے .... اسی طرح سے یہ لوگ ناموں کو تجویز کرنے میں ذرا بھی دیر نہیں لگاتے ایک لڑکی کا نام رکھنا تھا باپ فون کے پاس بیٹھا کہنے لگا اور کیا نام رکھنا ہے Telephon ہی رکھ دو۔ سو وہ لڑکی ابھی تک اسی نام سے یاد کی جاتی ہے۔ دور نہ جائیے یہاں "طوالو" جزیزہ پر ہی میرے پاس اکثر آتی ہے بڑی ہی پیاری بھولی بھالی معصوم شکل و صورت کی ہے میں نے اس سے اس کا نام پوچھا جھٹ بولی "لوئی ماتا" مجھے یہ لفظ طوالو زبان کا لفظ معلوم ہوا تو میں چونکہ وہاں کی زبان سیکھ رہی تھی اس نام کے معنے پوچھے تاکہ ان لوگوں کے متعلق جو یہ مشہور ہے کہ یہ بامعنی نام رکھتے ہیں علاوہ ازیں کچھ دوسرے جزیروں کا رواج الگ تھا اس نے بتایا کہ میرے نام کا مطلب آنسو یعنی "Tears" ہے میں نے قدرے تعجب سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ تمہارا نام یہ رکھا حالانکہ کوئی اچھا نام بھی رکھ سکتے تھے آپ لوگوں کے نام تو پھولوں اور پھلوں کے ناموں پر بھی رکھے جاتے ہیں میں نے جونہی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا تو وہ آنسو بہانے لگی کہ جب میں پیدا ہوئی تھی تو میری ماں مر گئی تھی اور سب رو رہے تھے کچھ دنوں کے بعد جب میرا نام تجویز کرنے کا خیال آیا تو سب نے کہا کہ اس لڑکی کا نام اور کیا رکھنا ہے سب کو آنسوؤں سے رلایا ہے بس اس کا نام بھی یہی ٹھیک رہے گا گویا ان کے نزدیک نام کی کوئی بھی اہمیت بھی نہیں تھی۔

مجھے ایک لمبا عرصہ تک ایسٹ افریقہ میں رہنے

کا موقعہ ملا- وہاں بھی میں افریقن لوگوں کے ناموں سے اثر لیا کرتی تھی اور کافی دلچسپ نام معلوم ہوتے تھے- سب سے پہلا انوکھا نام جس نے مجھے متاثر کیا وہ ہمارا ایک نوکر تھا جس کا نام ہی کرچن تھا مگر مجھے یہ حیرت زیادہ دیر تک نہ رہی کیونکہ اگلے چند دنوں بعد جب ہم بیت نماز جمعہ کے لئے گئے وہاں اپنی بہت سی احمدی بہنوں سے ملاقات ہوئی ایک بہن کا بڑا پیارا گول مٹول بچہ میری گود میں آگیا مجھے بھی بہت ہی پیارا لگا میں نے اس کی ماں سے اس بچے کا نام پوچھا تو پتہ چلا کہ اس کا نام "جمعہ" تھا یہ سمجھنے میں زیادہ دیر نہ لگی کہ جمعہ کے روز پیدا ہوا ہو گا تو نام بھی جمعہ رکھ دیا گیا مگر آہستہ آہستہ یہ علم ہوا کہ یہ افریقین لوگ تو ہفتہ کے ساتوں دنوں کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھتے ہیں مثلاً الخمیسی 'جمعہ اپنے اور جمعہ ٹھانو وغیرہ وغیرہ افریقہ کی زبان میں جمعرات 'منگل اور بدھ وار علی الترتیب نام بنتے ہیں- اسی طرح مہینوں کے ناموں پر بھی نام رکھنا کوئی تعجب کی بات نہیں یعنی جون میں پیدا ہونے والے کو Juni جونی کہہ دیا- اور وہ اسی نام سے مشہور ہو گیا-

یہاں افریقہ کی دنیا میں بھی "آنسو" نام رکھنے والی بات کی طرح سواحیلی زبان میں "Bahati Baya" یعنی بری قسمت یا بدقسمت کہلوایا" اب کوئی کہے گا کہ بھلا معصوم بچے کے پیدا ہونے والے کا کیا قصور کہ اس کو بدقسمت کہا جائے قسمت تو ہر بچہ اپنے ساتھ لے کر آتا ہے...........

چونکہ بات جزائر کی ہی ہو رہی ہے لہٰذا انہی لوگوں کی بات پھر سے جاری رکھتی ہوں...... ان لوگوں سے ملنے جلنے کا مجھے بہت شوق تھا اس شوق کو پورا کرنے کے لئے مجھے نیوزی لینڈ بھی جانے کا موقع ملا وہاں بھی لوگوں سے باتیں کرتے ہوئے ناموں ہی کا ذکر آگیا کہ کیا آپ کے ناموں کے معنی یا کوئی خاص مقصد ہوتے ہیں جو آپ اپنے بچوں کے لئے تجویز کرتے ہیں اس پر مجھے یہ جان کر کچھ زیادہ حیرت نہ ہوئی کہ ان کے نزدیک بھی کسی کو کسی بھی نام سے پکارا جا سکتا ہے- ان کے نزدیک کوئی فرق نہیں پڑتا بچے کے کردار پر یا اس کے اخلاق پر کہتے ہیں جو بھی اس نے بننا یا کام کرنے ہوتے ہیں وہی کرے گا یا بنے گا- نام اثر انداز نہیں ہوتے جبکہ ہم لوگ بڑے بہادر 'نیک اور بزرگ حضرات کے نام رکھ کر اکثر بڑے ہونے پر بچوں کو یاد دلاتے ہیں یا شرم دلاتے ہیں مثلاً کوئی بچہ ڈرتا ہو کمزوری و بزدلی دکھائے تو کہا جاتا ہے کہ اپنے نام ہی کی لاج رکھو نام تو تمہارا شیر خاں یا شیر دل ہے اور چوہے اور چیونٹی سے ڈرتے ہو- ہمایوں 'سکندر 'اقبال اور غالب جیسے نام بھی رکھے ہوں تو ضرور کبھی نہ کبھی ان ناموں سے منسوب ہونے والی خوبیاں یا صلاحیتوں کو اپنانے کی یاد ان کے ناموں کی وجہ سے دلائی جاتی ہے 'یہاں یہ (Mauri) ماؤری لوگ یعنی نیوزی لینڈ کے باشندے جو ماؤری کہلاتے ہیں ان میں سے کسی کے ہاں دو جڑواں بیٹیاں پیدا ہوئیں والدین کو ان کے ناموں کے لئے ذرا بھی سوچنا یا کسی سے پوچھنا نہ پڑا جھٹ سکوں کے نام پر ایک (Shieling) شلنگ اور دوسری کو (Poundi) (پونڈی) پونڈ پکارنا شروع کر دیا ....

دوسری کسی بستی میں دو جڑواں بھائی پیدا ہو گئے- ماں نے باپ سے بیٹوں کے نام رکھنے کو کہا اسے بھی کچھ سمجھ نہ آئی یا شاید گھبرا گیا ہو کہ ادھر سفر کی تیاری کر رہا تھا بغیر نام تجویز کئے چلا آیا جس جزیزہ کا نام (Tonga) ٹونگا ہے- دھیان گھر میں ہونے والے بیٹوں کی طرف رہا کہ سمندر کے کنارے بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ بحرالکاہل سمندر کی لہروں کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک نیوزی لینڈ کے دو جہاز سمندر میں آتے دکھائی دیئے جو یکے بعد دیگرے اس کے سامنے سے گزرے اس کو خیال آیا کہ کیوں نہ ان جہازوں کے نام اپنے بیٹوں کو دے دوں لہٰذا ایک کا نام "Drivon" ڈریون اور دوسرے کا نام "Herentes" ہیرنٹس جہازوں کے نام رکھ لئے ...... طوالو اور ٹونگا جزائر میں بعض مزید دلچسپ ناموں کا بھی علم ہوا کہ یہ لوگ ہندسوں کی گنتی پر اکتفا کرتے ہیں یعنی ایک پہلے بچے کو کہہ دیا ایک اور دوسرے کو دو اور تیسرے کو تین کر کے بلا لیا اس طرح بچوں کو صرف اپنے نمبر یاد رکھنے ہوتے ہیں کہ میں کس نمبر پر ہوں اور اب مجھے ہی پکارا گیا ہے...........

کچھ نام ملتے جلتے بھی ہوتے ہیں مگر مطلب الگ ہوتا ہے مثلاً طوالو میں دو نام ایک پولے اور پولا دوسرا نام لوگ بہت کثرت سے پسند کرتے ہیں مجھے کچھ دلچسپی اس کے معنوں میں تھی تو پتہ چلا کہ پہلے کا مطلب Sea Shell یعنی سمندر کی سیپیاں اور دوسرے کا مطلب پھول ہے بس یوں لگتا ہے کہ کبھی کبھی ان لوگوں کے سامنے سب سے پہلے جو چیز نظر آئی وہی نام رکھ دیا- مگر کوئی یہ بتائے کہ نام سے کیا فرق پڑتا ہے؟ میرا مطلب نام کچھ بھی ہو انسان کی انسانیت اس کے عمدہ اخلاق یا بد اخلاقی یا بدکرداری پر کس حد تک اثر پڑتا ہے؟..... یہ بات میری سہیلیوں کے اس جھرمٹ کے ایک کونے سے اٹھی جہاں سب بیٹھی نہایت دلچسپی اور گہری خاموشی سے میری یہ ساری باتیں اس قدر انہماک سے سن رہی تھیں کہ ابھی تک کسی نے ذرا بھی نہ ٹوکا تھا- میں نے کہا بات تو آپ کی بالکل ٹھیک ہے مگر یہ ایک لمبی داستان بحث بن جائے گی مگر میں اس بات کی ضرور قائل ہوں اور شاید یہ صحیح بھی ہو کہ پاک بزرگ اور نیک لوگوں کے نام اور باپ دادوں کے نام رکھے ہوئے ضرور بابرکت اور اثر کرتے ہیں واللہ......

مزید دلچسپی لینے والیوں نے کہا کہ ہاں ہاں اور بتاؤ ناموں کی کہانی ہمیں تو مزا آ رہا ہے اثر جو ہو گا دیکھا جائے گا.......... یہ سلسلہ جاری رکھتے ہوئے میں نے بتایا کہ یہ امر بھی دلچسپی سے خالی نہ ہو گا کہ کسی نے اپنے آخری بچے کو "Junior" کا نام دیا مگر اس بچے کے بعد ایک اور قدرت نمائی ہو گئی........ تو یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ یہ آخری بچہ ہو گا یا اس کے بعد ایک اور بھی آنے والا ہے لیکن جو نام رکھ دیا وہ بدلا بھی جا سکتا ہے اور آجکل تو یہ رواج بہت عام ہو رہا ہے اور اکثر اخباروں میں تبدیلی نام کے عنوان سے اعلان چھپا کر کرتے ہیں پچھلے دنوں کسی نے M.T.A پر بھی حضرت صاحب کو تبدیلی نام کے لئے لکھا اور نیا نام حضرت صاحب نے عطا فرمایا- نام تبدیل کرنے یا کروانے کی وجہ ہر ایک کی الگ الگ ہو سکتی ہے مگر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ اکثر بدلے ہوئے نام یا تو ذرا ماڈرن یا خاندانی لقب کو ہٹا کر یا لگا کر بنایا جاتا ہے- کہ اب اس نام سے پکارا یا لکھا جائے-

بہتوں نے یہ بھی آزما لیا ہو گا یا اگر نہیں آزمایا تو آزما کر دیکھئے اوپر تلے تین چار بیٹیوں کے بعد بیٹے کی خواہش قدرتی امر ہے ایک فیملی کو میں بھی جانتی ہوں جنہوں نے بشریٰ نام رکھ کر یہ امید کی کہ اب کی بار بیٹا ہی ہو گا مگر پھر بیٹی پیدا ہو گئی تو اس کا نام بھی بشریٰ ہی رکھ دیا گیا اب دونوں کو بشریٰ کے نام سے بلانا تو مشکل لگا پہچان ہی نہ تھی اس لئے ایک کو بڑی اور دوسری کو چھوٹی کہنا شروع کر دیا گیا مگر دونوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے بھی عطا کئے اللہ تعالیٰ مبارک کرے مگر دونوں بہنوں کا ایک نام بھی خوب رہا- میری امریکہ میں ایک غیر احمدی سہیلی ہے جس کا نام پوچھا تو "بشریٰ" نام سے حیرت ہوئی کہ آپ نے تو یہ نام کہیں اس وجہ سے نہیں رکھا کہ بھائی کی خواہش تھی آپ کے والدین کو- تو آپ سب یہ سن کر کچھ زیادہ حیران نہ ہوں کہ واقعی انہوں نے بھی احمدیوں کی طرح اس نسخہ کو آزمایا اور اپنے ایمان کو مضبوط کر لیا اور اب وہ لوگ احمدیت کے بہت قریب آ گئے ہیں اللہ کرے یہ نام ہی ان کے لئے بشریٰ (خوشخبری) بن جائے آمین-

یہ تو تھے ان کے 'آپ کے اور ہمارے نام .... ناموں کی کہانی کچھ لمبی ہی ہوتی چلی جا رہی ہے کہ انسانوں کے نام رکھنے تو لازم و ملزوم ہوا مگر یورپ میں رہ کر یہ بھی پتہ چلا کہ کتوں- بلوں اور پرندوں کے علاوہ دوکانوں کے بھی عجیب و غریب نام رکھے جاتے ہیں- جانوروں کو اپنے ناموں کی اس قدر پہچان ہوتی ہے کہ سوتے میں کتے یا بلی یا پرندے کو اس کے نام سے پکارو تو دوڑے چلے جاتے ہیں آپ یہ سن کر بھی محظوظ ہوں گے کہ ان میں سے جن کے بچے نہ ہوں اکثر اپنی جائیدادیں بھی انہی جانوروں کے نام لکھ کر چھوڑ جاتے ہیں .... دوکانوں کے نام مثلاً (Saunsbury) سینز بری ایک بڑے شاپنگ سنٹر کا نام ہے جو اصل میں ہے ایک مسٹر سینز بری نامی آدمی ہے اسی کے نام پر یہ سٹور ہے- اس کے علاوہ Jhondois اور LipsticK بھی لندن میں دوکانوں کے نام ہیں- گوشت والے بھائی کو دوکان کو شہرت دینے کا مسئلہ تھا سوچا کہ اور کوئی نام کیا رکھنا ہے (اللہ کے نام کے ساتھ) بوچر ہی لکھ دو تاکہ حلال گوشت لینے والے ضرور کہیں آئیں گے اور معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے مگر جن کو اس کی پرواہ نہ تھی یا ذرا ماڈرن تھے انہوں نے ایک فلم سٹار کے نام پر J.R.Buchery دوکان کا نام رکھ لیا- سردیوں میں پاکستان جانے کا اتفاق ہوا- وہاں ماڈرن ٹیلرز' رحمٰن کلینک' رحیم شفاخانہ اور چاٹ ہاؤس 'کباب ہاؤس وغیرہ دوکانوں کے نام دیکھ کر بچوں کی سیر میں دلچسپی اور بڑھ گئی-

میں تو کہوں گی کہ بالآخر اسمائے حسنہ ہی بہترین اور مبارک نام ہیں- چونکہ بات عبد اور امتہ سے شروع ہوتی تھی لگے ہاتھوں یہ بتاتی چلوں کہ یہاں ہمارے طوالو (Tuvalu) میں جب پہلا کرسچین احمدی ہوا تو حضرت صاحب نے ازراہ شفقت اس بھائی کا نام عطاء الاول رکھا اس پر یاد آیا کہ پاکستان کی ایک فیملی کی بات ہے کہ ان کے ہاں چھ بیٹیاں اوپر تلے پیدا ہوئیں تو جب آخری بیٹی کا نام پوچھنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ کے پاس گئے تو آپ نے ان کی اس بیٹی کا نام امتہ الآخر رکھ دیا اب دونوں ان اوپر لکھے گئے ناموں سے ان کی برکت ہی مقصود تھی- اور اللہ تعالیٰ بھی تو اپنے صفاتی ناموں کی لاج رکھتا ہے اور اپنے بندے کو خوش کرتا رہتا ہے مگر وہ قادر ہے جو چاہتا کرتا ہے-

چند روز قبل ایک ہمارے آقا نے بھی تو ہومیو پیتھی ناموں کی دلچسپ بات سب کو بتائی ہے کہ ایک بچی جس کو سلیشیا موافق آتی تھی اس کو اسی نام سے بلاتے تھے اور دوسری بہن کو براؤنیا یہ دونوں ہومیو پیتھی دوائیوں کے نام ہیں مگر ان کا دلچسپ ذکر سن کر سب نے لطف تو اٹھایا ہی ہو گا-

نام کی بات نام پر ہی نہ ختم ہو بلکہ ہمیں کچھ کام کر کے بھی نام پیدا کرنا چاہئے- خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے اور اپنے ناموں کی برکات سے نوازے اور والدین کی خواہشات کے مطابق نام روشن کرنے والے بنائے آمین-

---

ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو

عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے- اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے- سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نسیم سیفی

ایک نئی بات

ایڈز کی بیماری آج کل اسی طرح عالمی برادری کی سر درد بنی ہوئی ہے جیسے کینسر۔ جس طرح لوگ کینسر کو بیماری سمجھتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور بات ہے بھی ڈرنے والی کہ کینسر کا پتہ بھی نہیں چلتا اور جب پھیل جاتا ہے تو اس کا کوئی علاج بھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایڈز بھی ایسی بیماری ہے جس کا ایک عرصہ تک پتہ نہیں چلتا اور جب پتہ چلتا ہے تو مہلک ثابت ہوتی ہے۔ بہت کم لوگ اس سے شفایاب ہوتے ہیں۔ غالباً ہومیو پیتھی اس کے لئے زیادہ موثر علاج ہے کیونکہ گزشتہ دنوں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا تھا کہ ان کے علاج سے ایک بھی ایسا ایڈز کا مریض نہیں جو شفایاب نہ ہوا ہو۔ جہاں تک ایلوپیتھی کا تعلق ہے دنیا بھر میں ڈاکٹر تجربے بھی کر رہے ہیں اور اپنی ناکامی کا اظہار بھی۔ البتہ گزشتہ دنوں امریکہ کے طبی ماہرین نے بتایا ہے کہ اب ایڈز کا علاج ممکن ہو گیا ہے۔ ایک خاتون کو حمل ہوا اور اس کے ساتھ ہی اسے ایڈز کی بیماری لاحق ہو گئی بچہ پیدا ہوا۔ تو وہ بھی ایڈز کا مریض نکلا۔ پیدائش کے ایک ہفتہ بعد ٹیسٹ کئے گئے تو ایڈز کی بیماری موجود تھی۔ ایک مہینہ کے بعد ٹیسٹ کئے تب بھی بیماری موجود تھی۔ خیال یہ تھا کہ جوں جوں یہ بچہ عمر میں بڑھے گا اس کی بیماری شدت اختیار کرتی چلی جائے گی۔ لیکن ہوا یہ کہ ایک سال گزرنے پر جب اس کا ٹیسٹ کیا گیا تو پتہ چلا کہ ایڈز کی ساری علامات ختم ہو چکی ہیں۔ یہ ٹیسٹ کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ڈاکٹروں نے کیا تھا۔ گویا کہ اس سے انہیں امید بندھی کہ اگرچہ ایڈز ہے ہی مدافعتی طاقت کے کم ہونے کا نام۔ لیکن جو مدافعتی طاقت بھی بدن میں موجود ہوتی ہے وہی اس بیماری کا علاج بھی بن سکتی ہے۔ اس ایک بچے کے ٹیسٹ کے بعد انہوں نے کچھ اور بچوں کو بھی ٹیسٹ کیا۔ یہ پیدائش کے وقت ہی سے ایڈز اپنے ساتھ لے کر آئے تھے۔ پتہ چلا کہ جوں جوں ان کی عمر بڑھی ان میں ایڈز کی علامات ختم ہونی شروع ہو گئیں۔ حتیٰ کہ وہ بالکل صحت یاب ہو گئے۔

وہ بچہ جس کا پہلے ذکر کیا گیا ہے وہ اب ساڑھے پانچ سال کا ہے دوسرے بچے اس سے کسی قدر کم عمر کے ہوں لیکن بہرحال ایک سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے ان کی ایڈز کی بیماری کی تمام علامات ختم ہو گئیں۔

اب ڈاکٹر اس تھیوری پر کام کر رہے ہیں کہ انسانی بدن میں جو مدافعتی قوت موجود ہے۔ وہ ہی دراصل اس بیماری کا علاج ہے۔ اگرچہ یہ بیماری ہے ہی مدافعتی قوت کے کم یا بہت کم ہو جانے کا نام۔ لیکن اس بیماری کے بعد جو تھوڑی بہت مدافعتی قوت انسان میں باقی رہتی ہے وہ اس بیماری کو ختم کرنے میں کام آ سکتی ہے۔ ڈاکٹر صاحبان نے یہ بھی عندیہ دیا ہے کہ اب اس تجربہ کو سامنے رکھتے ہوئے ایک ٹیکہ بھی ایجاد کیا جا سکتا ہے جو اس بیماری کے ختم کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

الغرض پہلے جو یہ خیال تھا کہ اگر بچہ ماں کے پیٹ ہی سے بیماری لے کر آتا ہے تو آہستہ آہستہ اس کی بیماری بڑھتی چلی جاتی ہے اور آخر کار وہ موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ اب یہ خیال غلط ثابت ہو رہا ہے۔ اس ایک بچے نے جسے پہلے ٹیسٹ کیا گیا اور باقی بچوں نے جو اسی کیفیت میں تھے۔ یہ ثابت کر دیا ہے کہ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بیماری ختم بھی ہو سکتی ہے۔ ان بچوں میں تو یہ بیماری ختم ہو چکی ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ اگر دنیا بھر میں یہ تجربے کئے جائیں تو یہی معلوم ہو گا کہ پیدائش کے وقت جو بچے ایڈز کی بیماری ساتھ لاتے ہیں وہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اور ایڈز کی بیماری کا کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ اس کی سب علامات یکسر ختم ہو کر بچے کو صحت یاب بنا دیتی ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اس تھیوری کو سامنے رکھتے ہوئے اب ایک ٹیکہ بھی ایجاد کیا جا رہا ہے۔ جو اس بیماری کے رفع کرنے میں کام آ سکے گا۔

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا ۱۲۔ جنوری ۱۹۶۲ء

ہماری تاریخ

LAGOS, FRIDAY JANUARY 12 1962

YOUR LETTERS TO THE EDITOR ARE ALWAYS WELCOME
THE EDITOR P O BOX 418 LAGOS

The TRUTH

THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

VOL. XI. No. 8 — SHABAN—6 1381 A.H — PRICE ONE PENNY

AHMADIYYA HEAD QUARTERS GREET TANGANYIKA

The Secretary to the Supreme Head of the Ahmadiyya Community for foreign Missions sent the following message to H.E. the Prime Minister of Tanganyika.

On behalf of the Ahmadiyya Movement communicate to you our feelings of deep rejoicings in the most auspicious day when you are entering the threshold of a new era of National Freedom after a long and dismal period of subjugation and sincerely hope that a free and powerful Tanganyika will very soon begin to exert its effective influence towards the establishment of peace in this strife-torn world.

The Ahmadiyya Movement is dedicated from its inception to the moral, social and spritual uplift of mankind in general and of the African races in particular. We have shared the sufferings of your people in the past trying humbly to sooth your pains and pangs. I hereby assure you on behalf of my brothers-in-faith that the Ahmadiyya Movement shall continue ... enlightenment. The Ahmadiyya Movement finds in your national emancipation the fulfilment of the Promised Messiah's prophecy foretelling the rise of the downtrodden races to political power and wishes the great people of Tanganyika very bright future.

Mirza Mubarak Ahmad
Secretary

بے جاکینوں، بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو

اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ۔ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ بیجا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنا دے۔ بے قراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔ عجیب بدبخت وہ لوگ ہیں کہ جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہیں کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دارومدار ہو اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو تو ایسے مت بنو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اب کہیں کا مجھے نہ چھوڑے گی
دل کی بڑھتی ہوئی زبوں حالی

دربدر ہم ہوئے تو کیا غم ہے
تم نے اپنی مراد تو پالی

چند لمحوں کو ٹل گئی تھی مگر
دل پہ اُتری ہے پھر قحط سالی

افسرانہ مزاج رکھتے ہو
دل ہے جذبات سے مگر خالی

کر سکا ہے نہ کر سکے گا کوئی
سرِ زمینِ ہنر کی پامالی

پرورش تم کرو تمنّا کی
ہم کریں حسرتوں کی رکھوالی

عشق کے دم قدم سے زندہ ہیں
ورنہ کیا مؔیر و غاؔلب و حاؔلی

زخم سب مندمل ہوئے آؔصف
اُس نے جب ایک ہی نظر ڈالی

آصف محمود باسط

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم فضل احمد ناز صاحب معلم اصلاح و ارشاد مقامی کو اللہ تعالیٰ نے ۲- فروری ۹۵ء کو لڑکے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت بچے کا نام "راحیل احمد فضل" عطا فرمایا ہے۔ نومولود کے خادم دین اور لمبی عمر پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ممتاز احمد سراء آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۲ مارچ ۹۵ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے "مبارز احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری رشید احمد سرا L-6/11 کا پوتا اور مکرم چوہدری ناصر احمد سراء ایڈووکیٹ ساہیوال کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح خادم دین اور درازِ زندگی والا بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم مرزا بشیر احمد (والد مکرم وسیم احمد) کی طبیعت خراب ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ عزیز عمران احمد گکھڑ منڈی ڈیڑھ ماہ سے بوجہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہے۔ اس کی صحت و تندرستی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (صغریٰ پروین صاحبہ بابت ترکہ حاکم علی صاحب)

محترمہ صغریٰ پروین صاحبہ ساکن کوارٹر نمبر B-13 بیوت الحمد ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم چوہدری حاکم علی صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں لہٰذا ان کی امانت ذاتی نمبر 44-4515/9 امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں موجود رقم مبلغ 2507/33 روپے ان کے درج ذیل ورثاء میں بحصہ شرعی تقسیم کردی جائے۔ درخواست کے مطابق وہ دونوں بہن بھائی ہی موصوف کے حقیقی وارث ہیں۔

۱- مکرم سلطان احمد صاحب (بیٹا)
۲- محترمہ صغریٰ پروین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

○ (کمال الدین حبیب صاحب بابت ترکہ مولانا روشن الدین احمد صاحب)

مکرم کمال الدین صاحب حبیب حال مقیم کینیڈا نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم مولانا روشن الدین احمد صاحب (واقف زندگی)، بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں اور وہ ان کے اکیلے وارث ہیں۔ لہٰذا ان کی درج ذیل جائیداد ان کے نام منتقل کردی جائے۔

۱- مکان نمبر ۱۶/۱۶ دار العلوم غربی (حلقہ ثناء) ربوہ برقبہ ایک کنال
۲- پلاٹ نمبر ۱۰۹ ناصر آباد کالونی ربوہ برقبہ ۱۰ مرلے

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

گمشدہ گھڑی

○ مورخہ ۱۷- اپریل بروز پیر ایک کوارٹز سیٹزن رسٹ واچ چوکور سنہری ڈائل ڈارک براؤن چمڑے کا سٹریپ، گھوڑدوڑ کے میدان سے نصرت گرلز ہائی سکول جاتے ہوئے کہیں گر گئی ہے۔

براہ کرم فون نمبر ۲۱۱۴۵۵ پر اطلاع دیں یا صدر عمومی صاحب کے دفتر میں جمع کرادیں۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ ریشم بی بی صاحبہ وصیت نمبر ۱۵۱۷ زوجہ مکرم محمد ثناء اللہ صاحب ساکن بڈھانوں۔ ڈاک خانہ راجوری ضلع ریاسی مقبوضہ کشمیر۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

○ مکرم عطاء اللہ صاحب وصیت نمبر ۴۳۶۳ ولد مکرم عنایت اللہ صاحب ساکن مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ سے ۱۹۵۳ء میں وصیت کی تھی اس کے بعد موصی کا کوئی رابطہ نہیں۔

○ مکرم سید مبارک احمد صاحب ولد مکرم سید سعید محمد صاحب وصیت نمبر ۶۹۹۶ سابق اکاؤنٹنٹ دفتر وکیل التجارت تحریک جدید قادیان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

○ مکرمہ طاہر النساء صاحبہ وصیت نمبر ۶۹۸۵ بیوہ منشی دیوان دین صاحب پیشہ زراعت ساکن تاروا۔ ڈاک خانہ لال پور ضلع ٹیپارہ بنگلہ دیش نے ۶۵ سال کی عمر میں ۱۹۴۳ء میں وصیت کی تھی۔

○ مکرم چوہدری بابا عالم خان صاحب ولد مہتاب خان صاحب سکنہ حیدر آباد ضلع تھرپارکر سندھ جو کہ بعد میں دار الیمن شرقی ربوہ میں بھی رہے جن کا وصیت نمبر ۲۳۰۵۰ ہے، کا وصیت کے دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔

اگر مندرجہ بالا موصی صاحبان / موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے بارہ میں کسی کو علم ہو تو دفتر وصیت سے فوری طور پر رابطہ کریں۔

○ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ وصیت نمبر ۱۳۹۴۶ زوجہ مکرم چوہدری محمد امین صاحب ساکن گوٹھ نور محمد مہاجر ڈاک خانہ لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ سے ۱۹۵۴ء میں وصیت کی تھی۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو دفتر ہذا کو مکمل ایڈریس کے ساتھ مطلع کریں اور فوری رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

کرایہ کیلئے دکانات

○ جو احباب محلہ دار الرحمت میں کرایہ پر دکانات حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی درخواست صدر صاحب محلہ کی معرفت ارسال فرماویں۔ شرائط دفتر ناظم جائیداد میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

(ناظم جائیداد)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

○ مورخہ ۲۸- اپریل بروز جمعہ "یوم تحریک جدید" ہے اس روز تحریک جدید کی اہمیت کے موضوع پر تقاریر کروائیں۔

○ جن مجالس نے ابھی تک وعدہ جات تحریک جدید کی فہرستیں مرکز میں ارسال نہیں کیں وہ جلد از جلد بھجوائیں۔ اپنی مساعی کی رپورٹ مرکز ارسال کریں۔

(مہتمم تحریک جدید ربوہ)

بقیہ صفحہ ۳

نے اپنی رہائش کے لئے ایسی جگہ کو پسند کیا۔ جہاں اللہ تعالیٰ آپ کو رکھنا پسند کرے۔ اور بجائے خود جگہ پسند کرنے کے اپنی اونٹنی کو چھوڑ دیا کہ خدا تعالیٰ جہاں اسے کھڑا کرے۔ وہیں مسجد بنائی جائے۔ اور وہیں رہائش کا مکان بنایا جائے۔ اب جس جگہ آپ کی اونٹنی کھڑی ہوئی۔ وہ دو یتیموں کی جگہ تھی۔ اور وہ بھی آپ کے خدام میں تھے۔ اور ہر طرح آپ پر اپنا جان و مال قربان کرنے کے لئے تیار تھے۔ اور بطور ہبہ کے وہ زمین پیش کرتے تھے۔ مگر باوجود اس کے کہ آپ اہل مدینہ کے مہمان تھے۔ اور وہ لڑکے مہمان نوازی کے ثبوت میں آپ کو وہ زمین مفت دینا چاہتے تھے۔ آپ نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس کی وجہ وہ احتیاط تھی۔ جو آپ کے تمام کاموں میں پائی جاتی تھی۔

اول تو آپ یہ نہ چاہتے تھے۔ کہ وہ نابالغ بچوں سے بغیر معاوضہ کے زمین لیں۔ کیونکہ ممکن تھا کہ وہ بچپن کے جوش و خروش میں آپ کی خدمت میں زمین پیش کر دیتے۔ لیکن بڑے ہو کر ان کے دل میں افسوس ہوتا کہ اگر وہ زمین ہم بیچ دیتے۔ یا اس وقت ہمارے پاس ہوتی۔ تو وہ زمین یا اس کی قیمت ہمارے کام آتی۔ اور ہماری معیشت کا سامان بنتی۔ اس احتیاط کی وجہ سے اس خیال سے کہ ابھی یہ بچے ہیں اور اپنے نفع و نقصان کو نہیں سمجھ سکتے۔ آپ نے اس زمین کے مفت لینے سے بالکل انکار کر دیا۔ گو وہ لڑکے اپنے ایمان کے جوش میں زمین ہبہ کر رہے تھے۔ اور اگر آپ اسے قبول کر لیتے تو بجائے افسوس کرنے کے وہ اس پر خوش ہوتے۔ کیونکہ صحابہ کی زندگیوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بچے بھی جوانوں سے کم نہ تھے۔ اور چودہ پندرہ سال تک کے بچے مال تو کیا جان دینے کے لئے تیار ہو جاتے۔ چنانچہ بدر کی جنگ میں دو ایسے بچے بھی شامل ہوئے تھے۔ پس باوجود اس کے کہ وہ بچے تھے۔ اور ابھی کم سن تھے۔ مگر بظاہر حالات ان کے ایمانوں کے اندازہ کرنے سے کہا جا سکتا تھا کہ وہ اس پر کبھی متاسف نہ ہوں گے۔ مگر پھر بھی رسول کریم نے مناسب نہ جانا کہ امکانی طور پر بھی ان کو ابتلا میں ڈالا جائے۔ اور اسی بات پر اصرار کیا کہ وہ قیمت وصول کریں۔ اور اگر چاہیں تو اپنی زمین فروخت کر دیں ورنہ آپ نہیں لیں گے آخر آپ کے اصرار کو دیکھ کر ان بچوں اور ان کے والیوں نے قیمت لے لی۔ اور وہ زمین آپ کے پاس فروخت کر دی۔ آجکل دیکھا جاتا ہے۔ کہ یتامیٰ سے بھی لوگ چندہ وصول کرتے ہیں۔ اور بالکل اس بات کی پرواہ نہیں کرتے۔ کہ شاید ان کو بعد ازاں تکلیف ہو۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو بالکل خدا کا خوف نہیں کرتے۔ مگر رسول کریم نے اپنے طریق عمل سے بتا دیا کہ باوجود اس کے کہ آپ حقدار تھے۔ اور اہل مدینہ کے مہمان تھے۔ آپ نے یتامیٰ سے بغیر قیمت زمین لینے سے انکار کر دیا۔ اور باصرار قیمت ان کے حوالہ کی۔ افسوس کہ کامل اور اکمل نمونہ کے ہوتے ہوئے (——) اپنے عمل میں سستی کر دی ہے اور یتامیٰ کے اموال کی قطعاً کوئی حفاظت نہیں کی جاتی۔ ان کے اموال کی حفاظت تو الگ رہی خود محافظ ہی یتامیٰ کے مال کھا جاتے ہیں۔ اور اس احتیاط کے قریب بھی نہیں جاتے جس کا نمونہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھایا۔

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 25- اپریل-1995ء
گزشتہ رات طوفانی جھکڑ کے ساتھ
شدید بارش ہوئی
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا ہے کہ سابق وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف ۸- مئی کو عدالت میں خود حاضر ہوں۔ وکیل صفائی نے اپنے دلائل میں کہا کہ عدالت میرے موکل کو حاضری سے مستثنیٰ قرار دے چکی ہے۔ ریفرنگ اتھارٹی کی جانب سے بلانے کی کوئی درخواست نہیں کی گئی۔ نواز شریف آئے تو لوگوں کی بڑی تعداد بھی ساتھ آسکتی ہے جس سے ناخوشگوار صورت حال پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کی یہ خصوصی عدالت پلاٹوں کی ناجائز الاٹمنٹ کے کیس کی سماعت کررہی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم محاذ آرائی نہیں چاہتے صدر کو بھی چاہئے کہ وہ غیر جانبدار ہو جائیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ صدر اسمبلی کے اجلاس کے دوران متنازعہ آرڈیننسوں پر دستخط نہ کریں اور حکومت کی انتقامی کارروائیوں کا نوٹس لیں۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کو فوجی طاقت سے حل نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان چاہتا ہے کہ اس مسئلے کو سیاسی طور پر پرامن طریقے سے حل کیا جائے۔

○ کراچی میں رینجرز چیک پوسٹ پر حملہ کے بعد کئی علاقوں کا محاصرہ کر لیا گیا ہے گھر گھر تلاشی لی گئی۔ مزید ۲۰۰- افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جو شخص بھی نظر آتا ہے اس کو پکڑ کر تفتیشی مرکز پہنچا دیا جاتا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے تمام علما کو رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل قائم کر کے علماء کرام نے فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے غیر معمولی کام انجام دیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے سیالکوٹ سے مسلم لیگ (ن) کے رکن قومی اسمبلی مسٹر افتخار حسین کا انتخاب کالعدم قرار دے کر پیپلز پارٹی کے اعجاز چیمہ کو ۸۵ ووٹوں سے کامیاب قرار دے دیا ہے مسٹر جسٹس منیر اے شیخ پر مشتمل پنجاب الیکشن ٹریبونل نے اس حلقہ کے ووٹوں کی دوبارہ گنتی کا حکم دیا تھا۔ جس کے نتیجے میں مسلم لیگ (ن) کے رکن اپنی نشست سے محروم ہو گئے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایران اور بھارت کے درمیان سیاسی پیش رفت ہمارے لئے فکر کی بات نہیں ہے۔ چین اور ایران پاکستان کے اچھے دوست ہیں اور اچھے ہی رہیں گے۔ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کی جانب سے عوام کو کال دیے جانے کے بارے میں پوچھے جانے پر وزیر اعظم نے مسکراتے ہوئے کہا کہ اچھے موقع پر اچھی بات کرنی چاہئے۔ وزیر اعظم شادی کی ایک تقریب میں شریک تھیں۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ نے پی آئی اے کے مسافروں اور عملے کے مغوی ارکان کی بازیابی کے لئے انتظامیہ کو ۲۴ گھنٹے کا نوٹس دے دیا ہے۔ دادو کی انتظامیہ نے راجہ دیالی کی اطراف میں قائم گھنے جنگلوں کی بھی ناکہ بندی کر لی ہے۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا کہ نواز شریف دوبارہ تحریک چلانے کی جم جم کال دیں۔ حکومت پر اثر نہیں پڑے گا۔ ان کی پہلی کال کا حشر عوام کے سامنے ہے۔ انہوں نے کہا کالاباغ ڈیم انشاء اللہ ضرور بنے گا۔

○ پنجاب اسمبلی سے اپوزیشن نے علامتی واک آؤٹ کیا۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ جیل میں قید ہمارے رہنماؤں سے ناروا سلوک ہو رہا ہے۔ نواز شریف اور ان کے خاندان کے خلاف مقدمات بنائے جا رہے ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے قائم مقام سپیکر مسٹر منظور موہل نے وزیر تعلیم کو ایوان سے نکال دیا۔ قائم مقام سپیکر نے ایوان میں وزراء اور مشیروں کے غیر سنجیدہ رویے کا نوٹس لیا۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے ایف آئی اے کی طرف سے مسٹر نواز شریف کے خلاف تین نئے مقدمات درج کرنے کی مذمت کی ہے۔ سیکرٹری اطلاعات مشاہد حسین نے کہا ہے کہ ۲۲- اپریل کو سرکاری چھٹی کے باوجود یہ مقدمات درج کئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کے خلاف مقدمات کی ذمہ دار وزیر اعظم خود ہونگی۔ وہ اپنے والد کے حوالے سے یاد رکھیں کہ اس طرح کی کارروائیوں کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے عمران خان کو ہدایت کی ہے وہ عطیات جمع کرنے سے قبل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت حاصل کر لیا کریں۔ عدالت نے یہ ہدایت ایڈووکیٹ جنرل کی طرف سے پیش کئے گئے ایک نوٹیفیکیشن کے بعد جاری کی جس کے تحت عطیات حاصل کرنے کے لئے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء اسلام آباد پہنچیں تو ان کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ وزیر اعظم بینظیر نے ان کا استقبال کیا۔

○ مسلم لیگ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت سے کوئی مذاکرات نہیں ہونگے اور نہ ہی نواز شریف کی بینظیر سے ملاقات ہوگی۔

لان پرنٹ پر سیل جاری ہے
برقعے کے لئے کاٹن جارجٹ۔ سادہ اور سیلف پرنٹ
ماربل سادہ اور پرنٹ۔ کرنکل سادہ اور پرنٹ
پر بھی خاص رعایت
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

		قیمت
☆ بدہضمی، پیٹ درد، کھٹے ڈکار، بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں بفضلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے	DIGESTIN TABS.	18/-
☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے	APPETIZER CAPS.	18/-
☆ پرانا پیٹ درد، درد گردہ، انتڑیوں وغیرہ کا درد	COLIC CURE	20/-
☆ پیٹ میں ہوا۔ ریح۔ ہوا کا بکثرت خارج ہونا۔ ڈکار، اپھارہ	FLATULENCE CURE.	20/-
☆ معدہ کی جلن، تیزابیت، خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن	HEART BURN CURE	20/-
☆ یرقان، جلد، آنکھوں اور پیشاب کی زردی، جگر کی خرابی	JAUNDICE CURE	20/-
☆ معدہ کا السر، زخم، معدہ کے منہ پر ورم اور جلن	STOMACH ULCER CURE	20/-

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہوگا۔ جس سے جلد تر شفا کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیور یٹو انٹرنیشنل- ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)

ضرورت سٹاف

ہمیں اپنی ٹیکسٹائل ویونگ ملز واقع ملتان روڈ بھائی پھیرو کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

نام اسامی	عمر (تقریباً)	تعلیمی قابلیت	تجربہ
۱- اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ	۳۰ سال	بی کام (کم از کم)	کسی ادارے (ترجیحاً ٹیکسٹائل ویونگ) میں کم از کم ۴ سال کا تجربہ رکھتا ہو۔ سٹور اکاؤنٹ اور بک کیپنگ میں مہارت رکھتا ہو
۲- کیشئر	۳۰ تا ۳۵ سال	بی اے یا بی کام	کسی ادارے میں کم از کم چار سال کا تجربہ رکھتا ہو۔ فیکٹری ورکر کی تنخواہ کے معاملات کیش سمری۔ کیش ورچر اور بنک کے معاملات سے مکمل واقفیت رکھتا ہو۔
۳- پرچیزر	۳۰ تا ۴۰ سال	ایف اے (کم از کم)	کسی ادارے ترجیحاً ٹیکسٹائل میں کم از کم ۵ سال کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔ ایماندار ہو صحتمند ہو۔ ڈرائیونگ جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔
۴- سیکورٹی سپروائزر	۳۵ تا ۴۰ سال		ریٹائرڈ JCO، صحت مند اور اپنا ذاتی اسلحہ رکھتا ہو
۵- سیکورٹی گارڈز	۳۵ تا ۴۰ سال		ریٹائرڈ فوجی ہوں، صحتمند ہوں اور اپنا ذاتی اسلحہ رکھتے ہوں۔

تنخواہ حسب قابلیت ہوگی۔ اپنی درخواستیں بمع تازہ فوٹوگراف اور کاغذات کی فوٹو کاپی مورخہ ۹ مئی ۱۹۹۵ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں۔

ریزیڈنٹ ڈائریکٹر
شاہ تاج ٹیکسٹائل لمیٹڈ 83 شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر 6304741-43